یہ کہتے ہیں؟ کس دلیل وعقیدہ کی بنیاد پران کواس عظیم جرم سے بری قرار دیتے ہیں؟ طلحہؓ و زبیرؓ کے اچانک قتل سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ان کو توبہ کا موقع ملنا تو دور کی بات ہے انھیں توبہ کی رغبت بھی نصیب نہ ہوئی۔

کیاایک زبانی استغفار ان ہزاروں کےخون کا جواب ہوسکتا ہے؟اسی فتنہ کی وجہ سے جنگ صفین وجنگ نہروان کی بھی بنیاد پڑی اور کتنے بے گناہ مسلمانوں کا خون خرابہ ہوا۔اس جنگ کی وجہ سے حرمت رسول اکرم ﷺ ضایع ہوئی اور کچھ عرصہ بعد اولادرسول اللہ ﷺ کے کربلامیں قتل وشہادت کا باعث ہوا۔

امیرالمومنین ع کی گفتگو جنگ جمل کے مقتولین سے :

جنگ جمل کے ختم ہونے , طلحہؓ و زبیرؓ کےقتل اورام المومنین عایشہؓ کے عبداللہ ابن خلف خزاعی کے گھرمنتقل ہونے کے بعد امیرالمومنین علی ع عمار یاسر اورکچھ اصحاب کے ہمراہ میدان جنگ میں تشریف لائے جہاں پرمقتولین کے جنازے پڑے تھے۔

جب عبداللہ ابن خلف خزاعی کے جنازہ کے قریب پہنچے جوبہترین لباس میں تھا, لوگوں نے کہا یاامیرالمومنین ع یہ ان کا سردار وسرپرست تھا۔امام ع نے فرمایا: نہیں یہ ان کا سردارنہ تھا بلکہ یہ متوازن نفس کا حامل شریف آدمی تھااورجب عبدالرحمان بن عتاب بن اسید کے جنازہ کے پاس پہنچےتو فرمایا کہ یہ اس قوم کا رہبر وسردار تھا۔ہرجنازہ کے قریب سے گذرے جب قریش کے اشرف کے جنازوں پرنظرپڑی تو فرمایا: خدا کی قسم تمہاراقتل ہونا میرے لئے سخت اورغمگین ہے۔میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کردیا تھا

تلواروں کے خطرہ سے, مگر تم لوگ اپنی جوانی میں تھے نہ اس کا علم رکھتے تھے اور نہ اس سے واقف تھے۔افسوس صد افسوس ہلاکت و ناپسند موت سے۔ میں اللہ سے ایسی موت سے پناہ مانگتا ہوں۔

اپنے راستے پر چلتے ہوئے کعب بن سور کے جنازہ کے پاس پہنچے جو مقتولین کے درمیان زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس کی گردن میں قرآن تھا۔ فرمایا: پہلے اس قرآن کو اٹھالو اور پاک جگہ پر رکھدو۔ فرمایا اسے بٹھاؤ, لوگوں نے اس کے جنازے کو بٹھانے کی کوشش کی مگر وہ زمین کی جانب گرنے لگا۔ امام ع نے اس جنازہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے کعب میں نے میرے پروردگار کے وعدہ کو صحیح پایا, کیا تم نے بھی تم سے کئے گئے وعدہ کو صحیح پایا؟ فرمایا اس کے جسد کو پیٹھ کر بل لٹا دو اور وہاں سے آگے بڑھ گئے۔ جب طلحہ رض کے جسد کو مقتولین کے درمیان دیکھا تو فرمایا اسے بیٹھاؤ۔ اس سے بھی وہی گفتگو کی جو کعب کے جسد سے کی تھی اور فرمایا اسے بھی پیٹھ کے بل لٹا دو۔

ایک قاری قرآن امیرالمومنین ع کے مقابل آ کر کہنے لگا: یا امیرالمومنین ع آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں, یہ نہ تو آپ کی بات سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں؟ امام ع نے فرمایا: دونوں نے میری بات سنی بدر کے مقتولین کی طرح جنھیں کنویں میں ڈالا گیا تھا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی تھی۔ اگر ان کو جواب دینے کی اجازت دی جاتی تو تم عجیب چیزیں سنتے اور دیکھتے۔

اس کے بعد عبداللہ ابن مقداد کے جنازہ کے قریب سے گذرے جو مقتولین کے درمیان پڑا تھا۔ فرمایا: اللہ تمہارے باپ پر رحمت نازل کرے کہ انکا خیال ہمارے تعلق سے

تمہارے خیال سے بہتر تھا۔

عمار نے کہا: خدا کا شکر کہ اسے اس طرح ذلیل کر کے زمین پر ڈال دیا ہے۔ خدا کی قسم یا امیر المومنین ع میں حق کے معاملے میں یہ نہیں دیکھتا ہوں کہ کون کسکا بیٹا یا کسکا باپ ہے۔ یہ سن کر مولا علی ع فرمایا: اللہ کی تم پر رحمت رہے اور حق تمہیں اسکا صلہ عطا کرے۔

امیر المومنین ع جب عبداللہ بن ربیعہ کے جنازہ کے پاس سے گذرے جو جنازوں کے درمیان پڑا تھا تو فرمایا: یہ بیچارہ عثمان بن عفان رض کی نصرت کے لئے نہیں نکلا تھا, خدا کی قسم عثمان رض کا نظریہ اس کے تعلق سے اور اس کے باپ کے تعلق سے اچھا نہیں تھا۔ جب معبد بن زہیر کے جسد کو دیکھ تو فرمایا: اگر فتنہ انگیزی ستارہ ثریا میں بھی ہوتی تو یہ اسے حاصل کر لیتا (یعنی یہ فتنہ کا شوقین تھا) خدا کی قسم یہ کسی چیز کا بھی علم نہیں رکھتا تھا۔ جس نے اسے دیکھا تھا اس نے مجھے بتایا کہ یہ تلوار کے خوف سے چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا۔ اب دیکھو اس طرح برباد پڑا ہوا ہے۔

جب مسلم بن قرظہ کے جنازہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: اس کے حق میں میں نے نیکی کی تو یہ میرے خلاف لڑنے آ گیا۔ خلیفہ عثمان رض مکہ میں اس سے کچھ طلب رکھتے تھے۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں عثمان رض سے سفارش کر کے معاف کروا دوں۔ میں نے گفتگو کر کے معاف کروا دیا۔ عثمان رض نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم سفارش نہ کرتے تو میں ہرگز اسے معاف نہ کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا قبیلہ اچھا نہیں ہے اور یہ عثمان رض کی نصرت میں ہلاک ہوا۔

اس کے بعد عبداللہ بن عمیر بن زہیر کے جنازے کے قریب پہنچے اور فرمایا: یہ بھی ان میں سے تھا جسکا گمان تھا کہ عثمانؓ کے خون کے انتقام کے لئے تلوار چلا رہا ہے۔ اس نے مجھے خط لکھا تھا جس میں عثمانؓ کو برا لکھا تھا جس سے عثمانؓ رنجیدہ ہوئے مگر انہوں نے اسے کچھ دیکر خوش کر دیا تھا۔

عبداللہ بن حکم بن حزام کے جنازے کے قریب پہنچے تو فرمایا: اس کا باپ میرے خلاف جنگ کا مخالف تھا, باپ نے میری بیعت کی مگر جنگ میں میری نصرت نہ کی گھر میں بیٹھا رہا۔ جس نے بھی ہماری نصرت نہ کی یا دشمن کی بھی مدد نہ کی میں ان پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں بلکہ اعترض ان پر ہے جنھوں نے ہم سے جنگ کی۔

جب عبداللہ بن مغیرہ بن اخنس کے جسد کے قریب پہنچے تو فرمایا: اس کا باپ خلیفہ عثمانؓ کے گھر کے حملہ میں مارا گیا, اس دشمنی میں یہ نکلا تھا مگر چونکہ جوان و نا تجربہ کار تھا اس لئے انجام سے واقف نہ تھا۔

عبداللہ بن اخنس بن شریق کے جنازہ کے قریب سے جب گزرے تو فرمایا: میں نے خود دیکھا جب تلواریں میان سے باہر آ گیں تو یہ جان بچانے کے لئے بھاگنے لگا۔ میں نے اسے قتل کرنے سے منع کیا مگر میری آواز سنی نہ گئی۔ یہ بھی ان میں سے تھا جو مجھ پر غضبناک تھے۔ قریش کے دوسرے نوجوان جنگ کے فن سے واقف نہ تھے اور ان کے ساتھ جنگ برپا کرنے والوں نے مکر و دھوکہ سے کام لیا اور انھیں میدان جنگ میں لے آئے بیچارے بے چینی و اضطراب میں ہلاک ہو گئے۔

اس کے بعد امیر المومنین ع نے اعلان کروایا جو کوئی اپنے مقتولین کو دفن کرنا چاہتا ہے

دفن کردے۔ فرمایا ہمارے مقتولین کو ان کے لباس ہی میں دفن کیا جائے وہ شہید کے عنوان سے محشور ہوں گے اور میں خود ان کی وفاداری کی گواہی دوں گا۔

جنگ جمل کے اختتام پر اہل مدینہ کے نام امیرالمومنین ع کا خط:

میدان جنگ سے امیرالمومنین ع خیمہ میں تشریف لے گئے، عبداللہ بن ابی رافع کو بلوایا اور اہل مدینہ کے نام حسب ذیل خط لکھوایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ خدا علی ابن ابی طالب کا تم پر سلام ہو۔ ابتداء اللہ تعالی وحدہ لا شریک کی حمد و ثناء بجالاتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ پروردگار اپنے فضل واحسان اور ہم پر اپنی توجہ کی بنیاد پر میری اور تمہاری نظر میں عادل حاکم ہے اور وہ گفتگو میں صادق ہے چنانچہ اپنی کتاب میں فرمایا: اللہ ہرگز کسی قوم میں تبدیلی نہیں لاتا جب تک لوگ خود اپنی نفس میں تبدیلی نہیں لاتے اور جب اللہ کسی کو سزا دینے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور نہ ان کا اس کے سواء کوئی سرپرست و والی ہے (سورہ الرعد آیت ۱۱)۔

اب تمہیں میں اپنے عمل اور اہل بصرہ و قریش اور دوسرے افراد جو طلحہؓ و زبیرؓ کے ہمراہ آئے تھے ان کے تعلق سے اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ تم جانتے ہو ان دونوں نے اپنی مرضی اور بغیر کسی جبر کے انجام دی گئی بیعت کو توڑ ڈالا۔ میں تمہارے پاس سے میری بیعت کئے افراد جو حق پر ثابت قدم تھے ان کے ہمراہ حرکت کر کے ذی قار پر پہنچا جہاں کوفہ سے آیا گروہ ہمارے ساتھ ہو گیا۔ طلحہؓ و زبیرؓ ہم سے

پہلے بصرہ پہنچ چکے تھے اور انھوں نے میرے نمائندہ عثمان بن حنیف کے ساتھ جو حرکت کی اس سے تم واقف ہو۔ میں نے ذی قار سے ان کے پاس قاصد بھجوائے، ہر طرح سے دلیل و برھان سے حجت قائم کی۔ جب بصرہ پہنچا ہوں تب دوبارہ ان کو حق کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دیا، پھر اتمام حجت کیا کہ گذشتہ میں انجام دی گئی خطا و لغزش، وعدہ خلافی اور بیعت شکنی کو نظر انداز کرنے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ مجھ سے اور میرے ہمراہ افراد سے سوائے جنگ اور اپنی گمراہی پر ضد کرنے کے کسی اور بات پر راضی نہ ہوئے۔ میں بھی ان حالات میں مجبوراً جھاد کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالی نے ان بیعت توڑنے والوں میں سے ایک گروہ کو قتل کیا، ایک گروہ جنگ سے فرار کیا۔ ان ہی لوگوں کی درخواست پر میں نے اپنی تلوار ان سے روک لی اور سب کو معاف کر دیا اور ان سے حق و سنت کے مطابق عمل کیا۔ ان کے لئے حاکم کا انتخاب کیا ہوں اور وہ عبداللہ بن عباس ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں کوفہ جاوں گا۔ (یہ خط جمادی الاول ۳۶ھ ہجری بدست عبداللہ بن ابی رافع لکھا گیا)۔

امیرالمومنین ع کا خط اہل کوفہ کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ خدا علی ابن ابی طالب کا تم پر سلام ہو۔ ابتداء اللہ تعالی وحدہ لا شریک کی حمد و ثناء بجالاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ پروردگار عادل حاکم ہے اور وہ ہرگز کسی قوم میں تبدیلی نہیں لاتا جب تک لوگ خود اپنی نفس میں تبدیلی نہیں لاتے اور جب اللہ کسی کو سزا دینے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کو کوئی

ٹالنے والا نہیں اور نہ ان کا اس کے سواء کوئی سرپرست و والی ہے (سورہ الرعد آیت ۱۱)۔

اس خط کے ذریعہ تمہیں میں اپنے عمل اور لشکر بصرہ و قریش اور دوسرے افراد جو طلحہؓ و زبیرؓ کے ساتھ اس شہر کو آئے تھے ان کے انجام کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ ان دونوں نے اپنی بیعت اور وعدہ کو توڑ ڈالا تھا, جب مجھے اس کی اطلاع ملی میں مدینہ سے حرکت کیا اور جب ذی قار پر پہنچا تو میرے نمائندہ عثمان بن حنیف کے ساتھ کئے گئے ظلم کی اطلاع ملی۔ میں اپنے بیٹے حسن ع و عمار و قیس کو تمہارے پاس بھجوایا تھا, انھوں نے تم سے چاہا تھا کہ مدد و نصرت اور رسول اللہ ﷺ و ہمارا حق دلوانے کے لئے باہر نکلیں اور تمہارے بھائیوں نے فوراً دعوت کو لبیک کہا , میرے پاس چلے آئے اور اللہ کے حکم کی اطاعت میں جلدی کی۔ جب ہم بصرہ کے قریب پہنچے تو ان کو حق کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دیا اتمام حجت کیا کہ گذشتہ میں انجام دی گئی خطا و لغزش , وعدہ خلافی اور بیعت شکنی کو نظر انداز کرنے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ مجھ سے اور میرے ہمراہ افراد سے سوائے جنگ اور اپنی گمراہی پر ضد کرنے کے کسی اور بات پر راضی نہ ہوئے۔ میں بھی ان حالات میں مجبوراً جنگ و جھاد کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالی نے ان بیعت توڑنے والوں میں سے ایک گروہ کو قتل کیا, ایک گروہ جنگ سے فرار کیا۔ جب ان لوگوں نے جنگ روکنے کی درخواست کی تو میں نے اپنی تلوار اکو نیام میں رکھ لیا اور سب کو معاف کر دیا اور ان سے حق و سنت کے مطابق عمل کیا۔ عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا حاکم قرار دیا ہوں۔ انشاء

اللہ کوفہ آرہاہوں ۔زجر بن قیس جعفی کوبھیج رہاہوں تا کہ ہمارے اوران کے تعلق سے تمہیں واقف کرائیں کہ کس طرح انھوں نے حق کو ٹھکرادیااور پروردگار نے کس طرح ان سے منہ پھیرلیا۔تم پر سلام ورحمت وبرکات کا نزول ہو۔(یہ خط جمادی الاول ۳۶ھ ہجری بدست عبداللہ بن ابی رافع لکھا گیا)۔

مولا علی ع کا خطاب اہل بصرہ سے:

امیرالمومنین ع نے اللہ کی حمدوثناء ,رسول اللہ ﷺ اوران کے خاندان پر درود وسلام کے بعد اہل بصرہ کومخاطب کر کے فرمایا:اللہ تعالی نہایت بخشش والا, مہربان اور سخت انتقام لینے والا ہے۔اس نے بخشش ومعافی کو فرمابردار بندوں کے لئے قرار دیا ہےاور عذاب وانتقام ان کے لئے ہے جواس کے حکم سے مخالفت و بغاوت کریں اوردین میں بدعتوں کورواج دیں۔نیکی کرنے والے صالح افراد اللہ کی رحمت کے مستحق ہوتے ہیں۔اے اہل بصرہ اللہ نے مجھے تم لوگوں پر کامیاب کیااور تمہیں تمہارے اعمال کی وجہ سے شکست وتسلیم کروایا۔تمہیں چاہیے کہ ہرگز دوبارہ ان چیزوں کوانجام نہ دو۔تم نے جنگ کی ابتداءکی حق اور انصاف کوقبول نہ کرنے کے لئے لڑے۔

بیت المال سے تقسیم:

اس خطبہ کے بعد منبر سے اتر کر اپنے اصحاب کرلیکر بیت المال تشریف لے گئے۔کچھ قرآن کے قاریوں کوبھی بلوایااوربیت المال کے خزانہ دار کو بیت المال کے دروازوں کو کھولنے کاحکم دیا۔امام کے اصحاب ۱۲ہزار تھے ہر ایک کو ٦ ہزاردرہم دینے کاحکم

فرمایا۔خود امام ع نے بھی سب کے برابر ۶ ہزار درہم لئے تھے۔اس موقع پر ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ میرا نام لکھنا بھول گئے تھے اس لئے مجھے میرا حصہ نہیں ملا۔چونکہ اور رقم نہیں تھی اس لئے امیرالمومنین ع نے اسے اپنے حصہ کے ۶ ہزار درہم دے دئے۔

(جنگ جمل کا تذکرہ ختم ہوا)

قارین کرام سے درخواست ہے کہ اس تحریر کو محفوظ کرلیں۔جو حضرات اس کا ترجمہ کسی بھی مغربی زبان میں کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے میرے یمیل پر رابطہ کریں۔
اس تحریر کو اپنے دوستوں اور علم دوست حضرات تک پہنچا کر ثواب و اجر کے حقدار بن جائیے۔

email:shhabedi@sbcglobal.net

۱۳۴